نعت مرسل اعظمؐ

سنتا ہوں کہ اس کے زیر دامن
پنہاں ہوئے ہیں ہزاروں گلشن

هر مزرعۂ دہر اس کا شاکی — طغیانیٔ بحر ہے بلا کی
قوموں کا ہوا نہ پار بیڑا — جو ڈوب گیا وہ پھر نہ ابھرا
حد ہے کہ گیا یہ بحر مواج — تا گو ہر شب چراغ معراج
وہ آیۂ رحمت الٰہی — وہ زینت تخت و تاج شاہی
وہ فاتحۂ کتاب تکویں — وہ خاتمۂ رسالت و دیں
مقصود کتاب پاک لولاک — رفعت دہ چرخ و نازش خاک
اول مخلوق کبریا کا — آخر مبعوث تھا خدا کا
قدموں سے لپٹ کے جس کی نعلین — دیکھ آئی مقام قاب قوسین
تھا جس کا وجود راز ہستی — ہر اک نفس اس کا ناز ہستی
انگشت نے جس کی شام اعجاز — دروازۂ ماہ کر دیا باز

محبوب بھی تھا حبیب تھا
ہے قول دنیٰ قریب بھی تھا

مناجات کے چند اشعار

''بین العدمین'' پابہ گل ہوں
کب حکم ہو، کب میں منتقل ہوں

نے میں ہوں نہ یہ سرائے فانی — چڑھتا ہوا آرہا ہے پانی
یہ تنگ زمانہ تنگ ہنگام — میں پا بہ رکاب وہ لب بام
تسبیح کروں تو وقت کم ہے — میں جس کو بھروں کہاں وہ دم ہے
یہ بحر فنا بھی کیا بلا ہے — دل جسم سے پہلے ڈوبتا ہے
مطلوب ثنائے تر زبانی — یہ آب کہاں جو ہو وہ پانی

ڈر نیش زن رجوع دل ہے
خم پیش خطر، رکوع دل ہے
اتنی بھی نہیں ہے دل میں قوت　سمجھے جو اجل کو بے حقیقت
یہ دانۂ اشک جمع کر لے　ہر تار نفس کی گود بھر لے
سبحہ ہو جو اس طرح کا تیار　تسبیح کرے تری بہ تکرار
جب تار نفس اجل سے ٹوٹے　سمجھے کہ اسیر ہو کے چھوٹے
اس وقت ہے لطف زندگانی
باقی پہ نثار ہو جو فانی

توبہ از عیوب بحضرت غفار

اے ساتر عیب معصیت کار
اے سامع نالۂ دل زار
اے مرہم زخم سرفروشاں　اے اجر فزائے عیب پوشاں
بے برگ ہے نخل زندگانی　اس خشک شجر کو دیدے پانی
معلوم ہیں ''کلک کن'' کی چالیں
گذری ہیں ہزارہا مثالیں
خود میں نے بھی قبل روح یابی　دیکھا ہے یہ دور انقلابی
یہ حکم ترا ہوا تھا اک دن　''نطفے'' سے لہو بنا تھا اک دن
پھر ''علقے'' کی شکل خوں ہوا تھا　پھر مضغۂ گوشت خوں بنا تھا
اونچے کئے قصر جسم و جاں کے
دیدے کے ''ستون'' استخواں کے
انسان بنایا قصہ کوتاہ　میں بول اٹھا تبارک اللہ
گو مبدء خلق تھی نجاست　آخر میں تھا حلۂ طہارت
محراب میں ابروؤں کے پتلی　دکھلانے لگی نشست لیلی
ہم سایوں میں اختلاف ڈالے　چہرے تو سپید بال کالے
یہ پیکر خاک وضع عالی　ہے آئینہ خانۂ جمالی